



## سوال

(224) پہلی بہن کے بیٹے نے دوسری بہن کے تینوں بیٹوں کے ساتھ اس کا دودھ پیا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دو بہنیں ہیں، ایک کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور دوسری کے ہاں چاہے پیدا ہوئے، جن میں سب سے چھوٹی بیٹی ہے۔ پہلی بہن کے بیٹے نے دوسری بہن کے تینوں بیٹوں کے ساتھ اس کا دودھ پیا ہے۔ البتہ چوتھے بچے یعنی بیٹی کے ساتھ نہیں پیا۔

پہلی بہن کے بیٹے کی، دوسری بہن کی اس بیٹی سے، جس نے اس کے ساتھ دودھ نہیں پیا، شادی کا کیا حکم ہے؟ (ایک سائل)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب پہلی بہن کے بیٹے نے دوسری بہن کا دودھ پانچ گھونٹ یا اس سے زیادہ گھونٹ پی لیا خواہ یہ ایک مجلس میں ہو یا کئی مجلسوں میں، اور خواہ دوسری بہن کے پہلے بیٹے کے ساتھ، یا دوسرے کے ساتھ یا تیسرے کے ساتھ یا سب کے ساتھ، تو وہ دوسری بہن کا رضاعی بیٹا ہے اور اس کی ساری اولاد کا بھائی ہے۔ خواہ وہ اولاد اس سے پہلے کی ہو یا بعد کی ہو اور مذکورہ بیٹی کا نکاح پہلی بہن کے بیٹے سے جائز نہیں۔ کیونکہ وہ اس کا رضاعی بھائی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ محرمات کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَأَقْرَبُكُمْ إِلَيْكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ

”اور تمہاری مائیں بھی جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی (تم پر حرام کی گئیں ہیں)“ (النساء: ۲۳)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرَمُ مِنَ النَّسَبِ))

”رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔“

اور اگر رضاعت پانچ گھونٹ سے کم ہو تو اس سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر دودھ پینے والا دو سال سے بڑا ہو تو بھی اس کی رضاعت سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:



وَالْوَالِدَاتُ يُرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْعِمَ الرِّضَاعَةَ

”اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو پوری مدت دودھ پلوانا چاہے۔“ (البقرة: ۲۳۳)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

((لارضاع الاما فتح الامعاء وكان قبل الفطام))

”رضاعت وہی معتبر ہے جس سے آنتیں ترہوں اور یہ دودھ پھر ڈالنے سے پہلے ہو۔“

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((كَانَ يَمُازُنُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُونَاتٍ يُحْرَمُ مَنْ تَمَّ نَسْنَجُ مَعْلُونَاتٍ فَتَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ))

”جو کچھ قرآن میں نازل ہوا وہ معلومہ دس گھونٹ تھے جو حرمت کا سبب بنتے تھے۔ پھر یہ حکم پانچ معلومہ گھونٹوں کے حکم سے منسوخ ہو گیا۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو عمل اسی بات پر تھا۔“

اسے مسلم نے اپنی صحیح میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں روایت کیا اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں... اور توفیق عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 210

محدث فتویٰ